تنظیم المدارس (اہلِ سنت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

درجہ

متوسطہ گائیڈ

8

اُردو

معاشرتی علوم

جنرل سائنس

جنرل ریاضی

انگلش

مترجم:

علامہ مفتی محمد فیاض چشتی

نظرثانی:

علامہ عبدالغفار سیالوی

فاضل بھیرہ شریف

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار لاہور فون:

042-37246006

معاشرتی علوم

تنظیم المدارس العربیہ کے نصاب کے مطابق
امتحانی طرز پر مشتمل سوالات و جوابات

فہرست معاشرتی علوم

باب نمبر ۱

نظامِ کائنات

سوال نمبر ۱: نظام شمسی کسے کہتے ہیں؟ اس نظام کے تمام سیاروں کے نام لکھیں

جواب: سورج دوسرے ستاروں کی طرح ایک ستارہ ہے، جس کے گرد زمین، سیارے اور بعض دیگر اجرام فلکی مسلسل چکر لگاتے ہیں، یہ تمام سیارے مل کر ایک نظام بناتے ہیں جسے نظام شمسی کہا جاتا ہے، سیاروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) عطارد	(۲) زہرہ	(۳) زمین	(۴) مریخ
(۵) مشتری	(۶) زحل	(۷) یورنیس	(۸) نیپچون

سوال نمبر ۲:۔ زمین کی ساخت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: زمین کی ساخت: سائنس دانوں کا خیال ہے کہ آج سے کروڑوں سال قبل زمین سورج کا حصہ تھی پھر سورج سے علیحدہ ہو کر اس کے گرد گھومنے لگی، اس وقت یہ گیسوں اور گرم سیال مادے کا ایک مجموعہ تھی۔ آہستہ آہستہ اس کا بیرونی حصہ سرد ہونا شروع ہو گیا اور وہاں نباتات اگنے لگیں، زمین کے اندرونی حصے میں اس وقت بھی گرم سیال مادہ موجود ہے، جوں جوں زمین کے اندرنی حصے کی طرف جائیں، حرارت بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ اندرونی حصہ انتہائی گرم ہے اس لحاظ سے زمین کو عام طور پر تین تہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

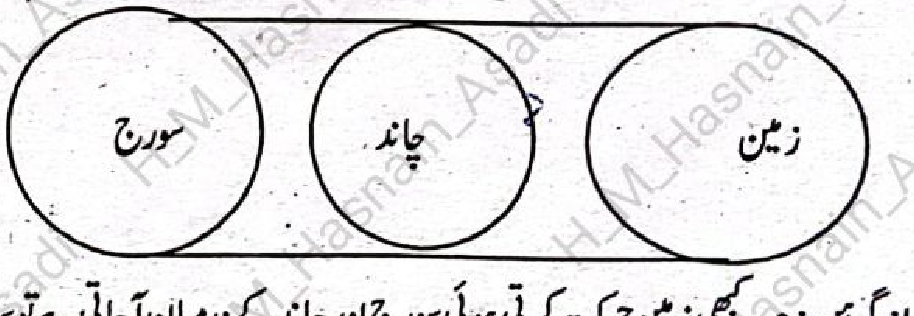
(۱) قشر ارض: زمین کا بالائی حصہ قشر ارض کہلاتا ہے۔ اس کی موٹائی کہیں زیادہ ہے اور کہیں کم۔ یہاں نرم چٹانیں پائی جاتی ہیں۔

(۲) درمیانی حصہ: قشر ارض کے نیچے زیادہ تر بسالٹ کی چٹانیں پائی جاتی ہیں یہ سخت چٹانیں ہیں۔ اس حصے میں شدید گرمی کی وجہ سے کچھ چٹانیں پگھلی ہوئی ہیں۔ یہ پگھلا ہوا مادہ آتش فشانی کے وقت قشر ارض کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے، اس پگھلے ہوئے مادے کو لاوا کہتے ہیں۔

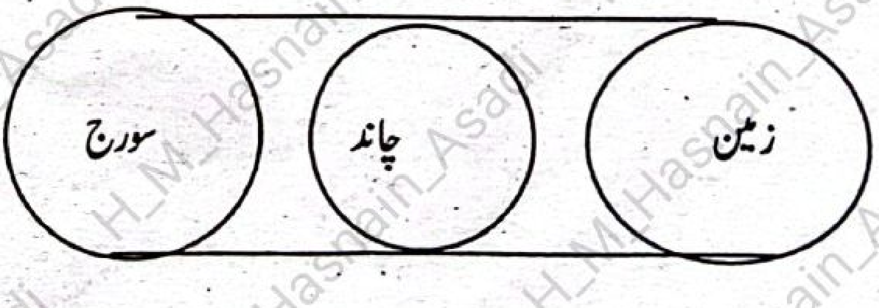
(۳) اندرونی حصہ: زمین کا اندرونی حصہ لوہے اور نکل کی دھاتوں پر مشتمل ہے، یہاں بھی شدید گرمی ہے، کچھ چٹانیں پگھلی ہوئی ہیں لیکن کچھ چٹانیں، بہت زیادہ دباؤ کی وجہ سے پھر ٹھوس شکل اختیار کر گئی ہیں۔

سوال نمبر ۳:۔ اشکال کی مدد سے سورج گرہن اور چاند گرہن کی وضاحت کیجئے؟

جواب: سورج گرہن:۔ کبھی کبھی چاند گردش کرتا ہوا سورج اور زمین کے بالکل درمیان میں آ جاتا ہے تو سورج کی کرنیں زمین تک نہیں پہنچ پاتیں، ایسی حالت کو سورج گرہن کہتے ہیں۔



چاند گرہن: جب کبھی زمین حرکت کرتی ہوئی سورج اور چاند کے درمیان آ جاتی ہے تو سورج کی شعائیں چاند تک نہیں پہنچ پاتیں، ایسی حالت کو چاند گرہن کہتے ہیں۔



سوال نمبر ۴:۔دب اکبر سے کیا مراد ہے؟

جواب: رات کے وقت شمال کی جانب آسمان پر نگاہ دوڑائیں تو سات ستاروں کا ایک جھرمٹ دکھائی دیتا ہے۔اسے دبِ اکبر کہتے ہیں، دب کا مطلب ہے ریچھ اور اکبر بڑے کو کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۵:۔قطبی ستارہ ہماری روزمرہ زندگی میں ہمارے کس کام آتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بہت سے ستارے بنائے ہیں جو تاریکی میں جنگلوں، دریاؤں اور سمندروں میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں ۔ سات ستاروں کے جھرمٹ کے آخری دوستاروں کی سیدھ میں ایک بہت روشن اور جگمگاتا ہوا ستارہ نظر آتا ہے۔اسے قطبی ستارہ کہا جاتا ہے۔یہ ستارہ قطب شمالی کے عین اوپر ہے۔اس لئے رات کے وقت اس کی مدد سے سمتیں معلوم کی جاسکتی ہیں۔

سوال نمبر ۶:۔درج ذیل بیانات میں سے کچھ درست اور کچھ درست بیانات کے آگے ''ص'' کا نشان اور غلط بیانات کے آگے ''غ'' کا نشان لگائیں۔

۱:۔سورج دوسرے ستاروں کی طرح ایک ستارہ ہے۔(ص)

۲:۔نظام شمسی میں کل پانچ سیارے شامل ہے۔(غ)

۳: پہلے دن کے چاند کو ہلال کہا جاتا ہے۔(ص)

۴:۔زمین کو عام طور پر چھ تہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔(غ)

۵:۔چاند زمین کے گرد تقریباً ۲۸ دنوں میں ایک چکر لگاتا ہے۔(غ)

۶: زمین کا اندرونی حصہ قشر ارض کہلاتا ہے۔(غ)

باب نمبر ۲

اہم پیشے

سوال نمبر ۱: پیشے سے کیا مراد ہے؟ دنیا میں اہم پیشے کون کون سے ہیں؟

جواب: انسان کو اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی کام کرنا پڑتا ہے، کام کا انحصار اس کے ماحول پر ہے، جیسا ماحول ہوتا ہے ویسا ہی اسے کام کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ اس سے اپنی بنیادی ضروریات پوری کر کے بہتر زندگی گزار سکے، کام کا انتخاب ہی پیشے کی بنیاد کا باعث بنتا ہے، اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ انسان قدرتی یا جغرافیائی ماحول کے مطابق پیش پیشہ اختیار کرتا ہے۔

اہم پیشے: زراعت صنعت، گلہ بانی، کان کنی، تجارت، ڈاکٹری، معلمی، انجینئرنگ، مزدوری، بینکنگ ہے۔

سوال نمبر ۲: ۔وہ کون سے عوامل ہیں جو کوئی پیشہ اپنانے میں اثر انداز ہوتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: پیشے پر اثر انداز ہونے والے عوامل: ۔آب وہوا زمین کی خاصیت، قدرتی بناتات، حیوانات، افرادی قوت، یہ وہ اہم عوامل ہیں جو کسی بھی پیشے کے انتخاب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

وضاحت: (۱) جس علاقے کی زمین زرخیز ہو، بارش کافی مقدار میں ہوتی ہو، ذرائع آبپاشی کا نظام بہتر ہو اور آب وہوا کھیتی باڑی کے لئے موزوں ہو وہاں کے زیادہ تر لوگ زراعت پیشہ اختیار کرتے ہیں۔

(۲) جن علاقوں میں معدنیات کثرت سے پائی جاتی ہوں وہاں اکثر افراد کا پیشہ کان کنی ہوتا ہے۔

(۳) ایسے علاقہ جات جہاں کارخانوں کے لئے خام مال آسانی سے دستیاب ہوتا ہے وہاں لوگ صنعت وحرفت کے پیشے سے وابستہ ہوتے ہیں۔

(۴) بڑی بڑی جھیلوں، تالابوں، دریاؤں اور سمندروں کے کنارے پر بسنے والے لوگ زیادہ تر ماہی گیری کا پیشہ اپناتے ہیں۔(۵) جن علاقوں میں قدرتی چراگاہیں موجود ہوں وہاں کے لوگ بھیڑ بکریاں اور مویشی پالنے کا پیشہ اختیار کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۳:۔تجارتی گلہ بانی کا پیشہ کن کن ممالک میں اپنایا گیا ہے، نیز وجہ بیان کریں۔

جواب: تجارتی گلہ بانی کا پیشہ اختیار کرنے والے ممالک مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) شمالی امریکہ میں کینڈا کا وسطی علاقہ، وسطی ومغربی ریاست ہائے متحدہ امریکہ وشمالی میکسیکو۔

(۲) جنوبی امریکہ میں ارجنٹائن، یوراگوئے اور جنوبی برازیل۔

(۳) آسٹریلیاں میں مشرقی اور جنوب میں مشرقی علاقے۔

وجوہات:۔تجارتی گلہ بانی کا پیشہ ان ممالک میں بڑے پیانے پر اپنایا گیا ہے، جہاں موزوں بارش اور درجہ حرارت کے باعث وسیع میدانوں میں دور دور تک عمدہ قسم کی گھاس اگتی ہے۔تجارتی گلہ بانی کے علاقوں میں جانوروں کی نشوونما کے لئے تمام ضروری سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ان میں ان کے لئے خوراک پانی، علاج معالجے کا مناسب انتظام اور نقل وحمل کے ذرائع شامل ہیں، گھاس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے چارا بھی کاشت کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۴:۔ زراعت میں کون کون سے طریقے رائج ہیں؟ ہر طریقے کا مختصر حال لکھیں۔

جواب: زراعت انسان کا قدیم پیشہ ہے۔ انسان زندگی سے فصلیں اگا کر اپنی پیشتر غذائی اور دوسری ضروریات پوری کرتا ہے، زراعت کسی بھی ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔

زراعت کے مختلف طریقے:۔ علاقائی وسائل اور ضروریات کے مطابق زراعت کے مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۱) روایتی کاشت: غیر ترقی یافتہ اور بعض ترقی پذیر ممالک میں کاشت کاری کا کام عموماً ہل اور بیلوں کی جوڑی اور روایتی اوزاروں سے کیا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے میں دشواریاں پیش آتی ہیں، اس طریقہ کاشت کو اپنانے والے کسان عام طور پر تھوڑے رقبے کے مالک ہوتے ہیں، زمین کے ان چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں پر مشینی کاشت نہیں ہوسکتی۔ روایتی طریقہ کاشت کی وجہ سے کسانوں اور ملک کی معیشت کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۲) مشینی کاشت:۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک مشینی کاشت کا طریقہ اپناتے ہیں ان ممالک میں اچھے بیج زرعی مشینیں اور مصنوعی کھاد استعمال کی جاتی ہے ایسی کاشت کے لئے بڑے بڑے رقبے والے کھیت موزوں ہوتے ہیں، فصلوں کو کیڑوں سے بچانے کے لئے ادویات استعمال کی جاتی ہیں، مغربی یورپی ممالک اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اس طرز کی کاشت کو ترقی دی گئی ہے۔

(۳) مزرعی کاشت:۔ بعض موزوں علاقوں میں تجارتی لحاظ سے اہم فصلوں کی

بڑی پیمانے پر کاشت کے لئے مزرعے (فارم) بنائے گئے ہیں، اس طرز کاشت میں نسبتاً محدود علاقے سے ایک خاص فصل حاصل کی جاتی ہے، جسے برآمد کر کے زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔ یہ طرز کاشت بڑے باغ ہی کی ایک صورت ہے، ایسے باغات میں ربڑ، چائے، قہوہ، گنا اور کیلا بڑے پیمانے پر کاشت کیا جاتا ہے، استوائی، اور نیم استوائی علاقوں میں جزائر اور ساحلوں کے نزدیک یہ طرز کاشت بہت کامیاب ہے۔

سوال نمبر ۵:۔ دنیا میں زرعی اہمیت کے علاقے کون کون سے ہیں؟

جواب: کسی علاقے میں زراعت کی اہمیت کا اندازہ زرعی زمین کی وسعت اور زراعت کا پیشہ اختیار کرنے والوں کے تناسب سے لگایا جاتا ہے۔

زرعی اہمیت والے علاقے:۔ دنیا میں زرعی اہمیت کے علاقے درج ذیل ہیں۔

(۱) براعظم ایشا کے زرخیز علاقے:۔ یوکرین کا علاقہ؛ دریائے والگا اور ڈان کا میدان، سائبریا کا جنوب مغربی حصہ ازبکستان، ترکستان، بھارت میں گنگا کا میدانی علاقہ، پاکستان میں دریائے سندھ کا میدان اور جنوب مشرقی ایشیا کے وسیع میدان۔

(۲) جنوبی امریکہ:۔ جنوبی امریکہ میں ارجنٹائن کا میدانی علاقہ اور برازیل کا شمالی اور مشرقی حصہ۔

(۳) شمالی امریکہ: شمالی امریکہ میں دریائے مسی سپی کا وسیع میدانی علاقہ، پریری کا علاقہ اور کیلیفورنیا کی وادی۔

(۴) یورپ، یورپ میں مغربی یورپ کا میدانی علاقہ۔

(۵) آسٹریلیا: آسٹریلیا میں شمال مشرقی اور جنوب مغربی حصے اور دریائے ڈارلنگ اور مرے کا کچھ میدانی حصہ۔

(٦) افریقہ:۔ افریقہ میں دریائے نیل کی وادی، افریقہ کے مشرقی حصے اور وسطی افریقہ کے ساحلی اور میدانی علاقے، ان علاقوں میں قدرتی ماحول، علاقائی وسائل اور ضروریات کے مطابق زراعت کے مختلف طریقے استعمال کئے جائے ہیں۔

سوال نمبر ٦:۔ صنعت کی مختلف قسمیں کون کون سی ہیں؟ یا پاکستان کی بھاری صنعتوں کے بارے میں ایک مضمون لکھیے۔

جواب: صنعت: خام مال سے ضرورت کی چیزیں تیار کرنا صنعت کہلاتا ہے۔

صنعت کی اقسام: صنعت کی تین اقسام ہیں

(۱) مشینی صنعت (۲) بھاری صنعت (۳) گھریلو صنعت

پاکستان کی بھاری صنعتیں

بھاری صنعتوں کا قیام کسی ملک کی ترقی کا آئینہ دار ہوتا ہے بھاری صنعتوں میں بڑی مشینیں ریلوے انجن، کاریں، ٹرک، بجلی کے کارخانے، بحری اور ہوائی جہاز اور اس قسم کی دوسری بہت سی چیزوں کی تیاری شامل ہے۔ کراچی، حیدرآباد، لاہور اور فیصلہ آباد میں مشینی صنعتوں کے مخصوص علاقے ہیں۔

پاکستان میں بھاری صنعتوں کی طرف بھی پیش رفت ہوئی ہے، ٹیکسلا میں بھاری صنعتوں کا ایک یونٹ شکر اور سیمنٹ ساز کے لئے مشینری اور مکمل پلانٹ تیار کرتا ہے، کراچی میں خشک گودی، چھوٹے بحری جہازوں اور کشتیوں کی تیاری کے لئے قائم ہے۔ پاکستان سٹیل ملز بھاری صنعت کا ایک مکمل نمونہ ہے، پاکستان سٹیل ملز میں پینتیس ہزار سے زائد ماہرین، کاریگر اور محنت کش کام کرتے ہیں، یہاں سے حاصل ہونے والے فولاد سے پاکستان میں جدید صنعتوں کو فروغ ملا ہے اور ضروری مشینیں اور آلات یہاں تیار ہونے

لگے ہیں۔

سوال نمبر ۷:۔کان کنی کے پیشے کا مدار کس بات پر ہے، نیز کان کنی کے لئے کون کون سے طریقے استعمال کئے جاتے ہیں؟

جواب: کان کنی: کان کنی بھی قدیم پیشہ ہے، کان کنی کا انحصار کسی علاقے میں پائی جانے والی معدنیات پر ہے، معدنیات میں لوہا، کوئلہ، معدنی تیل، گیس، عمارتی پتھر، معدنی نمک، جپسم، تانبہ اور قیمتی ہیرے وغیرہ شامل ہیں، یہ سب اشیاء زمین کے مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی ہیں، بعض معدنیات یونہی بکھری ہوتی ملتی ہین جب کہ بعض کو کھود کر گہرائی سے نکالا جاتا ہے کچھ معدنیات خالص حالت میں ملتی ہیں۔

کان کنی کے طریقے: کانوں میں معدنیات حاصل کرنے کے تین بڑے طریقے ہیں۔

(۱) بعض معدنی ذخائر کھلے علاقوں میں مل جاتے ہیں جیسے لوہا، جپسم، چونا، سنگ مرمر اور عمارتی پتھر۔

(۲) اکثر معدنی ذخائر زمین کی اندرونی تہہ میں دبے ہوتے ملتے ہیں، ان کے نکالنے کے لئے سرنگیں کھودی جاتی ہیں، ان میں کوئلہ، تانبا، سونا، چاندی اور نمک وغیرہ شامل ہے۔

(۳) معدنی تیل اور گیس کے ذخیرے عام طور پر زیداہ نچلی تہوں میں ہوتے ہیں، انہیں حاصل کرنے کے لئے بورنگ کی جاتی ہے، اور انہیں پائپوں کی مدد سے باہر نکالا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۸:۔تجارت کی اہمیت کیا ہے؟ مختصر بیان کریں۔

جواب: تجارت: تجارت اشیاء کے لین دین کا نام ہے، اس میں برآمدات اور درآمدات دونوں شامل ہیں، کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کا اندازہ اس ملک کے توازن

تجارت سے لگایا جاسکتا ہے۔

تجارت کی اہمت: تجارت کا پیشہ دیگر پیشوں کے درمیان رشتہ قائم کرتا ہے۔ کسی بھی پیشے کے افراد کسی ایک قسم کی اشیاء تیار کرتے ہیں، یہ اشیاء تیار کرنے والے اپنی تمام ضروریات پوری نہیں کرسکتے اور انہیں اپنے لئے دوسرے پیشہ ور افراد کی تیار کردہ اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ تجارت اس ضرورت کو پورا کرنے میں مدد دیتی ہے۔

تجارت کے پیشے کا تعلق اشیاء کی پیداوار اور طلب کے علاقوں سے ہے یون تو ہر آبادی میں اشیاء کا لین دین ہوتا ہے، شہری آبادیوں میں جہاں مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے بہت سے افراد رہتے ہیں۔ وہاں تجارت کا پیشہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ تجارت کے لئے بہت سے انتظامات ضروری ہیں۔ ان انتظامات میں ذرائع نقل وحمل سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

جب اشیاء کا لین دین، مختلف ملکوں کے مابین ہوتا ہے تو اس صورت میں تجارت کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے، ہر ملک اپنے جغرافیائی حالات کے مطابق پیداوار کرتا ہے اور بہت سی ضرورتوں کے لئے دوسرے ممالک کے مابین تجارتی رابطے کے لئے کئی بین الاقوامی ادارے بھی قائم ہیں، اس میں جہازوں، کمپنیوں اور مالیاتی اداروں کو بڑی اہمیت حاصل ہے، یہ ادارے زرمبادلہ کا انتظام کرتے ہیں، پاکستان میں تجارت کا پیشہ اب تیزی سے ترقی کررہا ہے۔ بینک اور مالیاتی ادارے زرعی صنعتی اور تجارتی پیشہ سے متعلق لوگوں کو قرضے اور فنڈ مہیا کرتے ہیں۔ پاکستان کی بیرونی تجارت کو مزید ترقی دیئے جانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ادائیگیوں کے توازن کو بہتر کیا جاسکے۔

سوال نمبر ۸:۔خالی جگہ پر کریں۔

جواب:۔

۱: تجارت اشیاء کے لین دین کا نام ہے۔

۲: ہماری قریبا: 70 فیصد آبادی کا پیشہ بلا واسطہ زراعت سے متعلق ہے۔

۳:۔آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں زیادہ تر بھیڑیں پائی جاتی ہیں۔

۴:۔کراچی، حیدرآباد، لاہور اور فیصل آباد میں مشینی صنعتوں کے مخصوص علاقے ہیں۔

۵:۔منظم گلہ بانی میں عام طور پر دو قسم کے مویشی پائے جاتے ہیں۔

باب نمبر: ۳

دنیا کی آبادی

(الف) جواب دیجئے۔

سوال نمبر ۱:۔ دنیا کی گنجانی سے کیا مراد ہے اور اس کا دارومدار کن باتوں پر ہے؟

جواب:۔ آبادی کی گنجانی ہے یہ مراد ہے کہ ایک مربع کلومیٹر میں اوسطاً کتنے لوگ رہائش پذیر ہیں، یعنی کسی علاقے میں رقبے اور آبادی کا فی مربع کلومیٹر تناسب، آبادی کی گنجائش کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۲:۔ دنیا میں چار اہم گنجان آباد علاقے کون کون سے ہیں؟ ہر علاقے میں کون کون سے ممالک شامل ہیں؟ نیز ان میں آبادی کی گنجائش کی کیا وجوہات ہیں؟

جواب:۔ گنجان آباد علاقے: دنیا میں چار گنجان آباد علاقے ہیں۔

(۱) مشرقی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا: اس علاقے میں چین، جاپان، انڈونیشیا، فلائن، تھائی لینڈ اور رویت نام کے حصے شامل ہیں۔

(۲) جنوبی ایشیا: یہ علاقہ پاکستان بنگلہ دیش بھارت، نیپال، بھوٹان، مالدیپ اور سری لنکا پر مشتمل ہے۔

(۳) مغربی یورپ: یورپ کے گنجان آباد علاقے میں جرمنی ڈنمارک، ہالینڈ، بیلجیم، فرانس، اٹلی کے کچھ حصے اور جزائر برطانیہ شامل ہیں۔

(۴) شمال مشرقی ریاست ہائے متحدہ امریکہ امریکہ اور کینڈا: دنیا کے چوتھے گنجان آباد خطے میں شامل مشرقی ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور اس سے ملحقہ کینڈا کا

جنوب مشرقی حصہ شامل ہے۔

آبادی کی گنجائش کی وجوہات :۔ان علاقوں میں آبادی کی گنجائش کی وجہ زمین کی زرخیزی صنعتی ترقی اور آب وہوا کی سازگاری ہے۔

سوال نمبر ۳:۔ دنیا میں کم گنجان آباد علاقے کون کون سے ہیں؟ ان میں آبادی کی کمی کی کیا وجوہات ہیں:۔

جواب :۔کم گنجان آباد علاقے۔

(۱) ایشیا کا بیشتر شمالی علاقہ۔

(۲) وسطی ایشیا اور مغربی ایشیا۔

(۳) منگولیا۔

(۴) یورپ میں ناروے اور سویڈن

(۵) ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا بیشتر مغربی علاقہ۔

(۶) کینڈا اور آسٹریلیا کا بیشتر حصہ

آبادی میں کمی کی وجوہات :۔ان علاقوں میں آبادی کی کمی کی وجہ سے یہاں کے غیر موزوں طبعی حالات ہیں۔

سوال نمبر ۴:۔ کسی ملک کی شہری اور دیہاتی آبادی کے تناسب سے اس ملک کی معاشی ترقی کا کس طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے؟ شہروں کی جانب آبادی کے منتقل ہونے کے کیا فوائد ونقصانات ہیں؟

جواب: کسی ملک کی آبادی کی تقسیم بلحاظ قصبات و دیہات بڑی اہم ہے۔اس سے بھی کسی حد تک اس ملک کی معاشی حالت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔جس ملک کی زیادہ

آبادی شہروں میں رہتی ہو وہ صنعتی اور تجارتی لحاظ سے ترقی یافتہ تصور کیا جاتا ہے۔ جس ملک کی زیادہ آبادی شہروں میں رہتی ہو، وہ صنعتی اور تجارتی لحاظ سے ترقی یافتہ تصور کیا جاتا ہے۔ جس ملک کی زیادہ آبادی دیہات میں رہائش پذیر ہو وہ صنعتی اعتبار سے پسماندہ ہوتا ہے، وہاں آمدنی کا دارومدار زیادہ تر زراعت پر ہوتا ہے۔

شہروں کی جانب منتقل ہونے کے فوائد:۔ شہروں کی جانب منتقل ہونے سے لوگوں کو جدید سہولیات میسر آتی ہیں۔ جیسے سکولز، کالجز، یونیورسٹی، ہسپتال، روزگار کی فراہمی، ذرائع آمدورفت کی فراہمی وغیرہ۔

شہروں کی جانب منتقل ہونے کے نقصانات:۔ شہروں کی جانب منتقل ہونے سے شہری وسائل میں کمی آتی ہے۔ ٹریفک میں اضافہ ہوتا ہے۔ زرعی زمین میں کمی آتی ہے۔ آبادکاری کا مسئلہ پروان چڑھتا ہے۔

سوال نمبر ۵:۔ مندرجہ ذیل شہر کہاں واقع ہیں اور کیوں مشہور ہیں؟

جواب:۔ (۱) مکہ معظمہ: مکہ مکرمہ سعودی عرب کا اہم ترین شہر ہے، سعودی عرب کا بڑا حصہ خشک سطح مرتفع پر مشتمل ہے اس کے مغربی حصے میں چند پہاڑی سلسلے ہیں۔ انہیں پہاڑوں کے ساتھ ساحل سے چند کلومیٹر اندر کی طرف مکہ مکرمہ آباد ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اسی شہر میں ہوئی، اسی شہر میں کعبۃ اللہ ہے، اس لحاظ سے یہ شہر مسلمانوں کے لئے بڑی حرمت اور عزت والا ہے۔

(۲) نیویارک:۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مشرقی ساحل پر دریائے ہڈسن کے کنارے واقع یہ ایک گنجان آباد صنعتی شہر ہے۔ یہ امریکہ کا سب سے بڑا شہر اور مشہور بندرگاہ ہے، صنعتی اور تجارتی شہر ہونے کی وجہ سے فی کس آمدنی بھی زیادہ ہے، اسے دنیا کا

امیر ترین شہر شمار کیا جاتا ہے۔اس شہر میں چھاپہ خانے بھی بے شمار ہیں۔اقوام متحدہ کا صدر دفتر بھی اسی شہر میں ہے۔

(۳) بیجنگ:۔ بیجنگ ملک کے شمال مشرقی حصے میں واقع ہے، بیجنگ وچین کا دارالحکومت ہے۔آبادی کے لحاظ سے چین دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ بیجنگ قدیم زمانے سے اہم تجارتی مرکز رہا ہے۔ بیجنگ کارخانوں کا ایک بڑا مرکز ہے۔ یہاں پر فولاد سازی انجینئرنگ کا سامان بجلی کی مشینیں اور متفرق آلات تیار کیے جاتے ہیں۔بیجنگ کا ایک مشہور اور عظیم عوامی ہال سنگ مرمر کے بلندوبالا ستونوں پر تعمیر کیا گیا ہے۔اس کی چھت کھلے کنول جیسی ہے، یہاں قومی کانگرس کا اجلاس ہوتا ہے۔

(۴) ٹوکیو:۔ٹوکیو جاپان کا درالحکومت ہے، جاپان کا ملک براعظم ایشیا کے مشرق میں چار بڑے اور کئی چھوٹے جزیروں پر مشتمل ہے۔یہ انتہائی مشرق میں ہے۔ لہٰذا جاپان کو چڑھتے ہوئے سورج کی سرزمین کہتے ہیں۔ صنعتی لحاظ سے جاپان نے بڑی ترقی کی ہے۔ٹوکیو میں بجلی کا سامان، ریڈیو، ٹیلی ویژن، کیمرے، گھڑیاں اور متفرق سامان تیار کرنے کے بے شمار چھوٹے بڑے یونٹ کام کرتے ہیں۔ تیز رفتار گاڑیوں کے علاوہ ٹوکیو ایک پٹڑی پر چلنے والی Mono Rail کے لئے بھی مشہور ہے۔

(۵) لندن:۔لندن جزائر برطانیہ کا دارالحکومت ہے۔یہ بہت پرانا تاریخی شہر اور مشہور بندرگاہ ہے۔ انگلستان کے جنوب مشرق میں دریائے ٹیمز کے کنارے پر واقع ہے۔دریائے ٹیمز کی پوری گزرگاہ کے ساتھ جہازوں کے ٹھہرنے کے لئے پلیٹ فارم بنے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے جہاز بآسانی یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ یہاں دنیا کے ہر حصے سے مال پہنچتا ہے اور ملک کے دوسرے حصوں کو بھیجا جاتا ہے۔لندن بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ

کاری کا مرکز ہے۔ دنیا کا تجارتی لین دین زیادہ تر یہاں کے بینکوں کے ذریعے ہوتا ہے۔

(۶) ماسکو: ماسکو روس کا صدر مقام ہے۔ روس رقبے کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ یہ ملک براعظم ایشیا کے شمالی اور براعظم یورپ کے شمال مغربی حصے پر مشتمل ہے۔ ماسکو، یورپی روس کے وسطی میدانی علاقے میں واقع ہے۔ ماسکو کی قدیم عمارتوں میں دریا کے قریب کریملن کا قلعہ اور پیازی شکل کے گنبدوں والا بڑا گرجا گھر انوکھے طرز تعمیر کا نمونہ ہیں۔ کھیل و تفریح کے لئے کئی بڑے بڑے تھیٹر اور سرکس بھی ہیں۔ ان میں ماسکو سٹیٹ سرکس، دنیا بھر میں مشہور ہے۔

(۷) استنبول:۔ یہ ترکی کا سب سے بڑا شہر اور بندرگاہ ہے۔ ترکی ایشیا اور یورپ کو ملانے والے جزیرہ نماؤں پر مشتمل ہے۔ استنبول شہر ایسے مقام پر آباد ہے جہاں سے ایشیا اور یورپ کی سرزمین کا فاصلہ ایک کلومیٹر سے بھی کم رہ جاتا ہے اس کا بیشتر حصہ براعظم یورپ میں ہے جو یورپی ترکی کہلاتا ہے۔ یہاں بہت خوبصورت مسجدیں اور گرجا گھر پائے جاتے ہیں۔ استنبول ملکی وغیر ملکی تجارت کا مرکز ہے۔

(۸) قاہرہ:۔ قاہرہ عرب جمہوریہ مصر کا دارالحکومت ہے۔ قاہرہ دریائے نیل کے کنارے اس مقام پر واقع ہے جہاں دریائے نیل ڈیلٹینا کی دو بڑی شاخوں میں بٹ جاتا ہے۔ قاہرہ آبادی کے لحاظ سے براعظم افریقہ کا سب سے بڑا شہر ہے۔ قاہرہ میں کئی اہم تاریخی عمارتیں ہیں۔ ان میں سلطان صلاح الدین ایوبی کا قلعہ مشہور ہے اسلام کی مشہور یونیورسٹی جامعۃ الازہر بھی یہیں واقع ہے۔

(۹) کراچی:۔ کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر اور واحد قدرتی بندرگاہ ہے۔ یہ بحیرہ عرب کے ساحل پر واقع ہے۔ پاکستان کا سب سے بڑا ہوائی اڈہ یہاں موجود ہے۔

یہاں بے شمار کارخانے موجود ہیں اور مزید لگائے جا رہے ہیں۔ کراچی پاکستان کا اہم مرکز ہے۔ بابائے قوم قائداعظم کا مزار بھی اسی شہر میں ہے۔

(۱۰) نئی دہلی:۔ نئی دہلی دریائے جمنا کے کنارے واقع ہے۔ قدیم زمانے سے ہندو راجاؤں اور مسلمان بادشاہوں کا دارالحکومت چلا آ رہا ہے۔ اس وقت بھی بھارت کا دارالحکومت ہے۔ نئی دہلی ایک تجارتی شہر ہے۔ دہلی بھارت کا اہم تعلیمی مرکز بھی ہے۔ اکثر سرکاری دفاتر اور عمارتیں اس علاقے میں واقع ہیں۔ یہاں لال قلعہ جامع مسجد گھنٹہ گھر ۔ حضرت نظام الدین اولیاء کا مزار اور چاندنی چوک قابل دید ہیں۔

(ب) درج ذیل بیانات میں سے کچھ درست ہیں اور کچھ غلط بیانات کے آگے "ص" کا نشان اور غلط بیانات کے آگے "غ" کا نشان لگائیں۔

۱:۔ آبادی کے لحاظ سے چین دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے (ص)

۲:۔ ماسکو کا قریبا ایک تہائی رقبہ پارکوں اور کھلی جگہوں کے لئے وقف ہے۔ (ص)

۳:۔ نیویارک آبادی کے اعتبار سے دنیا کا سب سے بڑا شہر ہے (غ)

۴:۔ سڈنی براعظم آسٹریلیا کا سب سے بڑا مشہور شہر ہے (ص)

۵:۔ قاہرہ افریقہ کی مشہور بندرگاہ ہے (غ)

باب ۴:۔

قیامِ پاکستان کے لئے جدوجہد

(الف) جواب لکھیں

سوال نمبر ۱:۔ قراردادِ پاکستان کب اور کہاں پیش ہوئی؟ نیز اس کی اہمیت واضح کریں۔

جواب:۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ۲۳ مارچ ۱۹۴۷ء کو لاہور کے تاریخی پارک ''اقبال پارک'' میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ہندوستان کے تمام مسلم صوبوں سے ہزاروں مسلمانوں، سیاسی کارکنوں اور مسلم رہنماؤں نے شرکت کی جن کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ قائداعظم محمد علی جناح نے اجلاس کی صدارت کی۔

قراردادِ پاکستان کی اہمیت:۔ اس اجلاس کی اہمیت اس وجہ سے بھی زیادہ ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح نے مسلمانوں کی علیحدہ قومیت پر زور دیا۔ قائداعظم نے فرمایا کہ برصغیر میں اسلام اور ہندومت دو الگ مذاہب ہیں اور مسلمان ہر لحاظ سے ایک الگ قوم ہیں۔ مسلمانوں کا اندازِ فکر، تہذیب و ثقافت، تمدن، معاشرت اور رسم و رواج الگ ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ ریاست ہونی چاہیے جہاں مسلمان اسلام کے اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

قائداعظم کی تقریر کی روشنی میں ایک قرارداد مرتب کی گئی جسے ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کے اجلاس میں شیر بنگال فضل الحق نے پیش کیا۔ چوہدری خلیق الزمان، مولانا ظفر علی خان، محمد اسماعیل خان اور چند دیگر ارکان نے اس کی پرزور تائید کی۔ ''یہی قراردادِ لاہور'' بعد میں ''قراردادِ پاکستان'' کے نام سے مشہور ہوئی۔

قراردادِ پاکستان کی منظوری کے بعد تحریک پاکستان ایک نئے دور میں داخل ہوگئی اور ملک بھر میں مسلم لیگ کے اجلاس منعقد ہوئے جس میں مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا گیا۔ اگرچہ انگریزوں نے جگہ جگہ رکاوٹیں کھڑی کیں لیکن مسلمانوں کی لگن سچی تھی اس لئے دشمن کی چالیں ناکام ہوگئیں اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔

سوال نمبر ۲:۔ کرپس کی تجاویز کو مسلم لیگ نے کیوں رد کیا؟

جواب:۔ مسلم لیگ نے کرپس مشن کی تجاویز کو اس لئے مسترد کیا کہ اس میں مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کا مطالبہ واضح انداز میں تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ مسلم لیگ کا اعتراض تھا کہ ان کو گفت وشنید کے دوران اعتماد میں نہیں لیا گیا تھا۔

سوال نمبر ۳:۔ ۱۹۴۵-۴۶ء کے انتخابات نے قیام پاکستان کو یقینی بنایا تھا بحث لکھیں۔

جواب:۔ ۱۹۴۵-۴۶ء کے انتخابات ہندوستان کی تاریخ کے سب سے اہم انتخابات تھے ان انتخابات کے نتیجے میں مسلم لیگ ایک کامیاب جماعت بن کر ابھری۔ دسمبر ۱۹۴۵ء میں مرکزی اسمبلی کا انتخاب ہوا۔ اس میں تمام مسلم نشستوں پر مسلم لیگ کے امیدوار کامیاب ہوئے۔ اگلے ماہ صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے مسلم لیگ کے اس میں بھی بھاری اکثریت سے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ پنجاب، بنگال۔ سندھ میں مسلم نشستوں کی بھاری اکثریت پر مسلم لیگ کا قبضہ ہوگیا۔ ہندو صوبوں میں بھی مسلم لیگ کی کامیابی شاندار تھی۔

انتخابات کے نتائج نے قائداعظم کے اس دعوے کو سچ کر دکھایا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ اس طرح ان انتخابات نے یہ بات بھی ثابت

کردی کہ ہندوستان کے مسئلے کا واحد حل اس کو تقسیم کر کے مسلمانوں کے پاکستان کے مطالبے کو ماننا ہے۔ انتخابات کے بعد بنگال میں مسلم لیگ نے حکومت بنائی۔ پنجاب میں کانگریس نے چند مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر وزارت بنائی سندھ میں مسلم لیگ کی حکومت بنی اور خیبر پختونخوا میں کانگریس نے مخلوط حکومت بنائی۔

سوال نمبر ۴:۔ ۳ جون ۱۹۴۷ء کے منصوبے کے اہم نکات لکھیں؟

جواب:۔ ۳ جون ۱۹۴۷ء کے منصوبے کے اہم نکات جس کی روشنی میں تقسیم ہندوستان اور قیام پاکستان ممکن ہوا درج ذیل ہیں۔

۱: ہندوستان کی آئین ساز اسمبلی خود اپنا آئیں بنائے گی تاہم اس آئین کو قبول نہ کرنے والے علاقے کو اپنا علیحدہ آئین بنا سکیں گے۔

۲:۔ پنجاب اور بنگال کی صوبائی اسمبلیوں میں مسلم اور غیر مسلم اکثریت رکھنے والے اضلاع کے نمائندے ووٹ کے ذریعے یہ فیصلہ کریں گے کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا بھارت میں۔

۳:۔ صوبوں کی تقسیم کی صورت میں ایک حد بندی کمیشن مقرر کیا جائے گا جو تقسیم کا کام سرانجام دے گا۔

۴:۔ صوبہ سندھ کی قانون ساز اسمبلی اکثریت سے فیصلہ کرے گی کہ وہ پاکستان یا ہندوستان میں کس کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں۔

۵:۔ خیبر پختونخوا اور آسام کے ضلع سہلٹ کے عوام استصواب رائے سے فیصلہ کریں گے کہ وہ کس ریاست سے الحاق کرنا چاہتے ہیں۔

۶:۔ بلوچستان کا فیصلہ وہاں کا شاہی جرگہ یا میونسپل کمیٹی کے ارکان کریں گے۔

۷:۔ شاہی ریاستیں عوام کی مرضی سے پاکستان یا بھارت کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کریں گے۔ تقسیم کے اس منصوبے کو مسلم لیگ اور کانگریس دونوں نے قبول کیا۔

(ب) لکیر کی ایک جانب واقعات درج ہیں جب کہ دوسری جانب چند واقعات رونما ہونے کے سن درج ہیں۔ ہر ایک کے آگے صحیح سن کے نمبر شمار کا حوالہ دیں۔ کچھ زائد بھی ہو سکتے ہیں اور کچھ واقعات ایک ہی سن میں رونما ہو سکتے ہیں۔

۱:۔ کانگریس وزارتوں کا قیام (۴)	۱۔ ۱۹۴۷ء
۲:۔ مسلم لیگ کی طرف سے یومِ نجات (۸)	۲۔ ۱۹۴۰ء
۳:۔ شملہ کانفرنس کا انعقاد۔(۶)	۳۔ ۱۹۲۹ء
۴:۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن وائسرائے ہند کا عہدہ سنبھالنے کے لئے دہلی پہنچا (۱)	
	۴:۔ ۱۹۳۷ء
۵:۔ برصغیر کی آزادی کے منصوبے کا اعلان (۱)	۵:۔ ۱۹۳۸ء
۶:۔ قراردادِ پاکستان منظور ہوئی۔(۲)	۶: ۱۹۴۵ء
۷:۔ قائداعظم نے چودہ نکات پیش کئے (۳)	۷: ۱۹۳۰ء
۸:۔ خطبہ الٰہ آباد۔(۷)	۸:۔ ۱۹۳۹ء

باب نمبر:۵

اقوامِ متحدہ

سوال نمبر ۱:۔اقوامِ متحدہ کا قیام کب اور کیوں عمل میں آیا؟ مختصر طور پر بیان کریں۔

جواب:۔گزشتہ صدی کے آغاز ہی سے امن عالم کی حالت بہت خراب تھی۔دنیا کے مختلف ممالک تنازعات کی بنا پر ایک دوسرے سے لڑتے رہتے تھے۔دوسری جنگ عظیم کے دوران جب شدید لڑائی ہو رہی تھی۔اور جنگ میں شریک ممالک ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے ارادے سے بموں کی بارش کر رہے تھے۔ایسے میں دنیا کے چند بڑے سیاست دان ایک ایسے عالمی ادارے کی تشکیل کے بارے میں سوچنے لگے جو آنے والی نسلوں کو جنگ کے عذاب سے بچا جا سکے۔اس طرح ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آ گیا۔

سوال نمبر ۲:۔اقوامِ متحدہ کے چارٹر کے بنیادی مقاصد بیان کریں؟

جواب:۔اقوامِ متحدہ کے چارٹر کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں۔

۱:۔بین الاقوامی امن و سلامتی قائم کرنا۔

۲:۔دنیا سے غریب، جہالت اور بیماری دور کرنے کے لئے مل جل کر کام کرنا۔

۳:۔ایک دوسرے کے حقوق اور آزادیوں کا احترام کرنا ہے۔

۴:۔قوموں کے مابین دوستانہ تعلقات استوار کرنا۔

۵:۔اقوامِ متحدہ کے مقاصد کے حصول کے لئے مختلف قوموں کے اقدامات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے مرکزی کردار ادا کرنا۔

سوال نمبر ۳:۔ سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالیں؟

جواب:۔ سلامتی کونسل :۔ سلامتی کونسل اقوام متحدہ کا سب سے اہم ادارہ ہے۔ اس کے ذمہ بین الاقوامی امن وسلامتی قائم رکھنا ہے۔ اس کے ممبران کی تعداد پندرہ ہے۔ کسی مسئلے کا فیصلہ کرنے کے لئے سلامتی کونسل کے پندرہ میں سے نو ارکان کا اس کے حق میں رائے دینا ضروری ہوتا ہے۔ سلامتی کونسل کے پندرہ میں سے نو ارکان کا اس کے حق میں رائے دینا ضروری ہوتا ہے۔ سلامی کونسل کا اجلاس ہنگامی حالت میں کسی بھی وقت بلایا جاسکتا ہے۔ سلامتی کونسل جارح ملک کے خلاف اقتصادی پابندیوں کی سفارش بھی کرسکتی ہے تاکہ ملک کو جارحانہ کاروائیوں سے باز رکھا جاسکے۔ ان سفارشات کا ماننا اقوام متحدہ کے رکن مما لک کا اخلاقی فرض ہے۔

جنرل کونسل:۔ چارٹر کے مطابق جنرل اسمبلی اقوام متحدہ کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ تمام رکن مما لک اس کے ممبر ہوتے ہیں۔ رکن مما لک جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہوکر چھوٹے بڑے تمام مسائل اور امور پر بحث کرسکتے ہیں اہم نوعیت کے معاملات طے کرنے کے لئے دوتہائی اکثریت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر ممبر ملک پانچ نمائندے بھیج سکتا ہے۔ لیکن اسے صرف ایک ووٹ دینے کا حق ہوتا ہے۔ اگر سلامتی کونسل کسی مسئلے سے نمٹنے سے قاصر ہوکر جنرل اسمبلی اس کو اپنی تحویل میں لے سکتی ہے۔ جنرل اسمبلی کا اجلاس ہر سال ستمبر میں ہوتا ہے لیکن خصوصی اجلاس کسی وقت بھی بلایا سکتا ہے۔

سوال نمبر ۴:۔ ویٹو سے کیا مراد ہے؟ نیز بتائیں کہ سلامتی کونسل کے کن ارکان کو ویٹو کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: ویٹو سے مراد ہے کہ ممبران میں سے کوئی ممبر کسی مسئلے سے متعلق نفی ووٹ دے تو اس مسئلے کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ سلامتی کونسل کے مستقل ممبران کو ویٹو کا حق حاصل ہے۔

سوال نمبر ۵:۔ اقوام متحدہ کے مخصوص ادارے کون کون سے ہیں؟ ان کی تشکیل اور ذمے داریوں کے بارے میں مختصر طور پر لکھیں؟

جواب: اقوام متحدہ کے مخصوص ادارے۔

(۱) عالمی ادارہ صحت (۲) بچوں کا عالمی فنڈ (۳) تعلیمی سائنسی اور ثقافی ادارہ
(۴) بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (۵) ادارہ خوراک و زراعت (۶) عالمی بینک

(۱) عالمی ادارہ صحت: یہ ادارہ ۱۹۴۸ء میں قائم ہوا۔ اس ادارے کا بنیادی مقصد اقوام متحدہ کے رکن ممالک میں بیماریوں کے خلاف جدوجہد کی اہلیت پیدا کرنا ہے۔ یہ ادارہ رکن ممالک میں علاج کے بہتر طریقے دریافت کرنے کی غرض سے طبی تحقیق میں مطالعے اور لیبارٹری کے لئے مالی اور ضرورت کے مطابق دوسری امداد فراہم کرتا ہے۔ یہ ادارہ ترقی پذیر ممالک کے ڈاکٹروں، نرسوں اور دوسرے متعلقہ عملے کی تربیت کے لئے مالی امداد بھی فراہم کرتا ہے۔

(۲) بچوں کا عالمی فنڈ:۔ یہ ادارہ ۱۹۴۶ء میں قائم ہوا۔ یہ ادارہ ترقی پذیر ممالک کے بچوں کی تعلیم و تربیت، خاندانی فلاح و بہبود اور غذائی ضروریات سے متعلق منصوبے مرتب کرتا ہے۔ یہ ادارہ اخراجات برداشت کر کے ملکی فلاح و بہبود میں مدد دیتا ہے۔

(۳) تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارہ:۔ یہ ادارہ بھی ۱۹۴۶ء میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ ادارہ تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی میدانوں میں بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینے کی اہم ذمہ داری ادا کرتا ہے۔ یہ ادارہ ترقی پذیر ممالک میں ان کے تعاون سے تعلیمی ادارے اور

اساتذہ کے تربیتی مراکز قائم کرتا ہے۔ ان کے لئے کتابیں، تعلیم سے متعلق دوسرا ساماں مہیا کرنے کے لئے مالی اور فنی امداد بھی فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک میں علم کی روشنی پھیلانے کی غرض سے تعلیمی سائنسی اور ثقافتی کانفرنس بھی منعقد کرتا ہے۔

(۴) عالمی بینک:۔ عالمی بینک ۱۹۴۵ء میں قائم ہوا۔ یہ اقوام متحدہ کا ایک ایسا ادارہ ہے جو رکن ممالک کے کم ترقی یافتہ علاقوں کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے قرضے فراہم کرتا ہے۔ کم ترقی یافتہ ممالک اس رقم کو اپنے پسماندہ علاقوں کی ترقی کی خرچ کرتے ہیں اور اپنے ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کر کے عوام کے لئے فلاحی منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔

(۵) ادارۂ خوراک وزراعت:۔ یہ ادارہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں قائم ہوا۔ ہر سال پیداوار میں مناسب اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ ادارہ زراعت کے میدان میں جدید طریقے اپنانے، اچھے بیج کے استعمال، زمین کو دیکھ بھال، قدرتی آفات سے فصلوں کو بچانے اور آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے مدد دینے کے ساتھ ساتھ اپنے ماہرین بھی رکن ممالک کو بھیجتا ہے۔

(۶) بین الاقوامی مالیاتی فنڈ:۔ یہ ادارہ ۱۹۴۴ء میں قائم ہوا۔ یہ ادارہ بین الاقوامی مالیاتی واقتصادی نظام کو استوار و مستحکم کرنے کے لئے مختلف تجاویز پیش کرتا ہے۔ اس سے ایک ملک کی کرنسی کو دوسرے ملک کی کرنسی میں بدلنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ مالیاتی مسائل پر حکومتوں کو ضروری مشورے بھی فراہم کرتی ہے۔

سوال نمبر ۶:۔ مسئلہ کشمیر پر مختصر نوٹ لکھیں۔ سلامتی کونسل اس مسئلے کو حل کرانے میں کیوں ناکام رہی؟

جواب:۔ کشمیر کا مسئلہ:۔ مسئلہ کشمیر برصغیر پاک وہند کی تقسیم کے وقت سے چلا آرہا ہے۔ کشمیر برصغیر کے شمالی علاقے میں واقع ہے۔ پاکستان کے قیام کے وقت اس کی تقریباً ۸۰ فیصد آبادی مسلمان تھی۔ کشمیر کے لوگوں کی خواہش تھی کہ کشمیر کو پاکستان میں شامل کیا جائے لیکن راجا ہری سنگھ ڈوگر نے عیاری سے کشمیر کا الحاق بھارت سے کر دیا، کشمیر کے مختلف حصوں میں لوگ جنگ آزادی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ریاستی فوج نے انہیں کچلنے کی بھرپور کوشش کی مگر ان مجاہدین نے ریاستی فوج کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور کشمیر کے کچھ حصے آزاد کر لئے جہاں آزاد کشمیر کی حکومت قائم کی گئی۔ ہندوؤں اور سکھوں نے انتقامی کاروائی کرتے ہوئے جموں کشمیر میں بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ جس کے نتیجے میں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ اس سلسلے میں قبائلی مسلمانوں نے کشمیری مسلمانوں کی مدد کی۔ ۴۸-۱۹۴۷ء میں پاکستان بھی اس جنگ میں شامل ہوگیا۔ بھارت نے کشمیر کا مسئلہ یکم جنوری ۱۹۴۸ء کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پیش کیا۔ سلامتی کونسل نے کشمیر کا مسئلہ پرامن طور پر حل کرنے کے لئے دو قراردادیں منظور کیں۔ جن کے مطابق جنگ بندی کا اعلان کیا گیا اور کشمیری عوام کو استصواب رائے کا حق دیا گیا۔ لیکن آج تک ان قراردادوں پر عمل نہ ہوسکا اور آج بھی وہاں ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے۔

سوال نمبر ۷:۔ قبرص فلسطین اور مسئلہ قبرص کے حوالے سے اقوام متحدہ کی کارکردگی کا جائزہ پیش کریں؟

جواب:۔ قبرص کا مسئلہ:۔ قبرص یونان اور ترکی کے درمیان واقع ہے۔ اس کی آبادی میں یونانی باشندوں کی اکثریت ہے اور ترک قبرصیوں کی تعداد آبادی کا ایک تہائی

ہے۔آزادی کے کچھ عرصہ بعد یونانی قبرصیوں نے ترک قبرصیوں کے حقوق غضب کرنے شروع کردیئے اور جزیرہ قبرص کو یونان میں شامل کرنے کی کوششیں شروع کردیں۔
قبرص کے ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یونان قبرصیوں نے فوجی طاقت کے ذریعے حکومت پر قبضہ کرلیا۔ یہ صورتِ حال ترک قبرصیوں کے لئے ناقابلِ قبول تھی۔انہوں نے احتجاج کیا یوں ترک قبرصیوں اور یونانی قبرصیوں کے مابین جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔
اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل نے ایک قرارداد کے ذریعے مداخلت کرکے جنگ بند کرادی۔ مختلف گروپوں کے لیڈروں سے بات چیت شروع ہوئی تاکہ مسئلے کا کوئی پرامن حل تلاش کیا جاسکے۔ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل ابھی تک اس مسئلے کو بھی حل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔

فلسطین کا مسئلہ:۔ یہودیوں نے ایک بین الاقوامی سازش کے تحت فلسطین کے مسلمان اپنے علاقے سے محروم ہوگئے اور مہاجرین کی صورت میں مختلف قریبی عرب ممالک میں خیمہ زن ہیں۔ فلسطینی مہاجرین اپنے علاقے واپس لینے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔
مسئلہ فلسطین کی وجہ سے عربوں اور اسرائیل کے مابین کئی مرتبہ جنگ ہوچکی ہے۔اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے ایک قرارداد کے ذریعے جنگ تو بند کرادی لیکن اسرائیل سے عربوں سے چھینے ہوئے علاقے واپس دلانے میں ناکام رہی اور فلسطینیوں کے حقوق بحال نہ کراسکی۔

سوال نمبر ۸:۔درج ذیل بیانات میں سے کچھ درست ہیں اور کچھ غلط۔درست بیانات کے آگے "ص" کا نشان اور غلط بیانات کے آگے "غ" کا نشان لگائیں۔

جواب:۔

ا:۔سلامتی کونسل کے ممبران کی تعداد پندرہ ہے۔(ص)

۲:۔جنرل اسمبلی کا اجلاس ہر سال ستمبر میں ہوتا ہے۔(ص)

۳:۔عالمی ادارہ صحت ۱۹۴۶ء میں قائم ہوا۔(غ)

۴:۔اقوام متحدہ کا سیکرٹریٹ امریکہ کے شہر نیویارک میں واقع ہے۔(ص)

۵:۔قبرص یونان اور ترقی کے درمیان واقع ہے(ص)